رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

The DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قیمت ششماہی اندرون ہند ۶ عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

نمبر ۲۰۰	مطابق ۲۶ جون سنہ ۱۹۳۵ء	یوم چہار شنبہ	مورخہ ۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۲

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

خدا تعالےٰ کے فضل سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

مسجد اقصےٰ میں تعمیر کا جو کام شروع تھا۔ وہ خدا کے فضل سے تکمیل کو پہونچ گیا ہے۔ مگر مسجد کی وسعت باوجود اس کے کہ خواتین جس حصہ میں نماز پڑھتی تھیں۔ اسے بھی مردوں والے حصہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ فروری ہے کہ اور اضافہ کیا جائے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل کو سری نگر بحیثیت مبلغ کشمیر بھیجا گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا ہتھیار صرف دُعا ہے

(فرمودہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۵ء)

میں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ دن بہت نازک ہیں۔ خدا سے ہراساں و ترساں رہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ سب کیا ہوا برباد ہو جائے۔ اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے۔ تو خدا تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کریگا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے۔ تو پھر خدا بھی تمہارے لئے کچھ فرق نہ رکھیگا۔ عمدہ انسان وہ ہے۔ جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو۔ تو اس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دُنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے۔ لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو۔ اور باطن کچھ اور۔ تو ایسا انسان منافق ہے۔ اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دُعا ہے۔ اور دلوں کی پاکیزگی۔ اگر ہم اپنے آپ کو درست نہ کرینگے۔ تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہونگے۔" (الحکم ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء)

امداد مصیبت زدگان
زلزلہ کوئٹہ کی دسویں فہرست

میزان سابقہ	۱۹۹۸-۷-۶
جماعت احمدیہ لاہور	۱۱۶-۱۰-۰
جماعت سبی معرفت عبدالغنی صاحب	۲-۰-۰
جماعت لدھانہ معرفت عبدالغنی صاحب	۱-۰-۰
چودہری بڈھا صاحب اجوعہ	۰-۵-۶
جماعت چک ۲۷ الف سندھ	۱-۵-۶
جماعت علی گڑھ معرفت ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	۵-۴-۰
جماعت رائے چور معرفت محمد عبدالرحیم صاحب	۳-۱۲-۰
جماعت جالندھر معرفت محمد ابراہیم صاحب	۴-۶-۰
جماعت نابھہ معرفت شیخ قدرت اللہ صاحب	۵-۰-۰
جماعت پیر بہکشاہ معرفت محمد عظیم الدین صاحب	۱-۰-۰
حکیم دین محمد صاحب چک ۲۶	۲-۴-۰
محمد عظیم صاحب ترن تارن	۱-۰-۰
فضل حق خانصاحب عثمان آباد	۱۰-۰-۰
محکم الدین صاحب مدناپور	۰-۸-۰
محمد شفیع صاحب بمبئی	۵-۰-۰
پیر بخش صاحب بیمن آباد	۵-۰-۰
محمد حسین صاحب ڈکشائی	۳-۰-۰
معرفت شیخ عباد اللہ صاحب جماعت دعوری	۲-۶-۰
جماعت تویکی معرفت نصر اللہ خانصاحب	۱-۰-۰
معرفت محمد یوسف صاحب جماعت مہگاؤں	۹-۰-۰
جماعت پشاور معرفت شیخ مظفر الدین صاحب	۵۸-۷-۰
جماعت نوشہرہ معرفت محمد ابراہیم صاحب	۷-۲-۰
جماعت بنوں معرفت غلام حسین صاحب	۳۲-۸-۰
جماعت مزنگ لاہور	۱۴-۵-۰
جماعت فیروزپور	۱۵۰-۱۲-۶
جماعت حیدرآباد	۱۰۰-۰-۰
میزان کل	۲۵۴۱-۷-۰

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو میں ایک نادر علمی مضمون

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی آئندہ اشاعت سے جو ۹ رجون کو ہوگی۔ علاوہ دیگر مضامین کے جناب میر محمد اسحاق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کا ایک نہایت بیش قیمت علمی مضمون شائع ہونا شروع ہوگا۔ یہ مضمون پادری عبدالحق صاحب مشہور عیسائی مناظر کی مایۂ ناز کتاب "اثبات التثلیث فی التوحید" کا جواب ہے۔ جس میں پادری صاحب نے تثلیث پر منطقیانہ دلائل قائم کئے ہیں۔ جناب میر صاحب موصوف نے اپنی خداداد قابلیت سے نہایت عام فہم طریق پر ان دلائل کو باطل ثابت کیا ہے۔ یہ مضمون کئی قسطوں میں شائع کیا جائے گا۔ علم دوست اصحاب رسالہ کی خریداری منظور کر کے اس علمی مضمون سے فائدہ اٹھائیں چندہ سالانہ تین روپے ہے۔ جو پیشگی آنا چاہیئے ۔ مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھنے والوں کیلئے
ضروری اطلاع

بعض اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو خطوط لکھتے ہیں۔ وہ نہایت باریک قلم سے اور نہایت گنجان لکھے ہوتے ہیں۔ نیز بعض اس قسم کے خطوط پنسل سے لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ جن کی تحریر نہایت ہی مدھم ہوتی ہے۔ ایسے خطوط کے متعلق حضور نے حسب ذیل اعلان شائع کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

"بعض لوگ پنسل سے خط لکھتے ہیں۔ یا باریک اور گنجان لکھتے ہیں۔ میں ایسے خط نہیں پڑھ سکتا۔ جو لوگ چاہتے ہیں۔ کہ میں خود خط پڑھوں۔ وہ سیاہی سے اور موٹا لکھا کریں۔"

احباب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط لکھتے وقت اس ارشاد کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے ۔

سکھر میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھانوی پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

سکھر ۲۵ رجون۔ سکرٹری انجمن احمدیہ سکھر بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حبیب الرحمٰن لدھانوی اور اس کے ساتھیوں کو ۱۴۴ دفعہ کے ماتحت شکارپور کانفرنس میں شمولیت کی اجازت نہیں دی گئی۔ حبیب الرحمٰن نے تقریر کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اسے عین وقت پر نوٹس مل گیا۔ اور اس طرح وہ سکھر چھوڑ کر چلے جانے پر بھی مجبور ہو گیا۔ اس نے تکبر سے کہا تھا۔ کہ میں آج احمدیوں کو کچل ڈالوں گا۔ لیکن خود ہی ذلیل ہو گیا۔

درخواست دعاء

میری خورد سال لڑکی بی بی عائشہ ہوتی ضلع پشاور میں بخار اور نمونیہ سے سخت تکلیف میں ہے احباب سے التماس ہے۔ کہ درد دل سے اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ قاضی محمد یوسف احمدی

اخبار "زمیندار" کی ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار "زمیندار" نے اپنے پرچہ ۲۲ رجون میں یہ بالکل جھوٹ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریش مبارک وفات کے بعد تراش کر بال مریدین نے بطور تبرک لے لئے۔ میں وفات کے وقت حضور کے قدموں میں موجود تھا۔ جنازہ کے ساتھ قادیان آیا۔ اور دفن ہونے سے قبل بھی آپ کا چہرہ مبارک دیکھا۔ آپ کی ریش مبارک جیسی قبل وفات تھی۔ ویسی ہی دفن کرنے کے وقت بھی تھی۔ محمد صادق مفتی

ڈیرہ دون میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی اشتعال انگیز تقریر

ڈیرہ دون ۲۳ جون۔ آج دس بجے قبل دوپہر عطاء اللہ شاہ بخاری نے سینما تھیٹر میں تقریر کی۔ جس میں احمدیوں کی بے حد دلآزاری کی۔ ذلیل لیکچرار نے فرعون کی مثال دیتے ہوئے کہا اس نے خدائی کا دعوےٰ کیا۔ اور گناہ کیا۔ لیکن فرسٹ کلاس کا گناہ تو کیا۔ دوزخ میں موٹر یا ہوائی جہاز پر چڑھ کر تو جائیگا جیسے سر فضل حسین۔ چودہری ظفر اللہ خاں۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد اور مرزا غلام احمد (نعوذ باللہ من ذالک) موٹروں پر جہنم کو جائیں گے۔ احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ گورنمنٹ کا "خود کاشتہ پودہ" ہیں۔ اور سرکاری گملا سرکاری بنگلے پر ہی سجیگا

دوران تقریر میں اس نے ذکر کیا۔ کہ حکام نے اس پر دفعہ ۱۴۴ لگائی ہوئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اشتعال انگیزی اور دلآزاری سے باز نہ رہا۔ جو ثابت کرتا ہے۔ کہ اسے قانون کی پابندی کرانے کے لئے زیادہ مؤثر کارروائی کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ دون اس دلآزار تقریر کے خلاف اظہار نفرت کرتی ہے اور عدل پسند حکام کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ عطاء اللہ شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

فتنۂ احرار کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا صبر و استقلال

ابتلاؤں کا آنا جماعت کی ترقی کیلئے ضروری ہے

احرار کی طرف سے ان دنوں جس شدید مخالفت کا ہماری جماعت کو سامنا ہے۔ اور جس طرح ہماری جانوں۔ ہمارے مالوں۔ اور ہماری عزتوں پر پے بہ پے حملے کئے جارہے ہیں اور ہر رنگ میں نقصان پہونچانے اور دکھ دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ وہ اس امر کا واضح ثبوت ہے۔ کہ احرار دشمنی و عداوت میں انسانیت کو بالکل کھو بیٹھے۔ اور ان تمام حدود سے تجاوز کر چکے ہیں۔ جنہیں اخلاق اور شریعت کے ضابطہ نے تجویز کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی چونکہ بعض کوتہ اندیش حکام بھی اپنے طریق عمل سے احرار نوازی کا ثبوت دے رہے۔ اور اشرار کی پشت و پناہ بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کے حوصلے اور زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اپنی طاقت اور کثرت کے بل بوتے پر وہ جو کچھ بھی خلاف آئین حرکات کریں۔ وہ ان کے لئے جائز ہیں۔ اور جس طرح بھی ظلم و ستم کا بازار گرم کریں گے۔ ان کے لئے روا ہے:۔

ایسے نازک حالات میں ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے سامنے خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی اور ایثار کا وہ نمونہ پیش کیا جائے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ نے دکھایا۔ اور جو ہمیشہ سے انبیاء کی جماعتیں دنیا میں دکھاتی چلی آئی ہیں۔ تاکہ ہر ایک احمدی اسی طرح مردانہ وار ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف کا مقابلہ کرے۔ جس طرح صحابہؓ کرام نے اس وقت کیا۔ جب دنیا ان کے لئے تنگ ہو گئی تھی۔ قرآن کریم میں اس بات کا بار بار ذکر موجود ہے۔ کہ دنیا میں جب کبھی خدا تعالےٰ کا کوئی نبی آیا۔ اس کی شدید مخالفت کی گئی۔ مخالفوں نے چاہا۔ کہ اسے کچل دیں۔ اس کے نام لیواؤں کو مٹا دیں۔ اور صفحۂ ہستی سے ان کا نام حرف غلط کی طرح ناپید کر دیں۔ اس کے لئے بیسیوں تدابیر سوچتے۔ ہزاروں جتن کرتے۔ اور لاکھوں حیلے تراشتے۔ مگر نتیجہ وہی ہوتا۔ جو خدا نے پہلے سے بتا رکھا ہے۔ کہ مخالف مٹ گئے اور انبیاء کی جماعتیں کامیاب ہو کر عالم میں پھیل گئیں۔ آدم اور شیطان کا مقابلہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ حضرت نوحؑ اور ان کے دشمنوں کا مقابلہ واضح ہے۔ اسی طرح حضرت موسےٰؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت یوسفؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت سلیمانؑ۔ حضرت عیسےٰؑ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف سچائی کے دشمنوں نے جو ظالمانہ سلوک روا رکھا۔ اس سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ سنگدل سے سنگدل انسان بھی اگر ان دردناک واقعات کو پڑھے تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر آج تمام روئے زمین پر خدا کے برگزیدہ بندوں کے نام پر جانیں دینے والے تو کروڑوں انسان موجود ہیں۔ لیکن ان کو اپنی طاقت۔ اپنی کثرت۔ اور اپنے سازو سامان کے گھمنڈ میں مظالم کا شکار بنانے والوں اور انتہائی جوروجفا کرنے والوں کے نام سنتے ہی دل نفرت اور حقارت سے بھر جاتے ہیں:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھکر حق و باطل میں امتیاز کر دینے والی۔ اور خدا تعالےٰ کو بالکل واضح طور پر دکھا دینے والی ہستی نہ کوئی آپؐ سے پہلے ہوئی۔ اور نہ بعد میں ہو سکتی ہے۔ مگر جانتے ہو۔ خود خدا نے جسے شمس قرار دیا۔ اور جسے رحمۃ للعالمین بنایا۔ اس کے ساتھ اس وقت کے ضلالت پسند لوگوں نے کیا سلوک کیا۔ اور کن کن مظالم کا نشانہ بنایا سفر طائف کو ہی دیکھئے:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اہل طائف کو تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے۔ تو لکھا ہے۔ کہ ان لوگوں نے جن کے گھر فخر اولین و آخرین خود چل کر گئے۔ پہلے ہنسی۔ مذاق اڑایا اور جب آپؐ نے اس کی پروا نہ کرتے ہوئے وہاں کے ایک بڑے رئیس عبد یا لیل کو حق پہونچایا۔ تو اس بدبخت نے شہر کے آوارہ گرد لوگوں کو جو اپنے آپ کو احرار سمجھتے تھے۔ آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔ انہوں نے شور مچاتے ہوئے آپؐ پر پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ اس سے آپؐ کا سارا بدن لہولہان ہو گیا:۔

ایک موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف کی تکلیف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تین میل تک بھاگا آیا۔ اور مجھے کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ میں کدھر جا رہا ہوں یہ تو ایک واقعہ ہے۔ اس سے بھی بڑھکر اور کئی رنگ میں آپ پر اور آپ کے غلاموں پر انتہائی ظلم و ستم کیا گیا۔ مخالفین کھلم کھلا گندی سے گندی گالیاں دیتے۔ آپ کے گھر میں پتھر پھینکتے۔ راستہ میں کانٹے بچھا دیتے اور ہر وقت قتل کی تدابیر سوچتے رہتے۔ اس کے علاوہ صحابہ کرام کو بھی شدید تکالیف پہونچاتے ان کو مارنا پیٹنا۔ اور گالیاں دینا ان کی عزتوں پر حملہ کرنا۔ ان کے اموال ضائع کرنا تو الگ رہا۔ ان میں سے بعض کو جلتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ بعض کو گرم پتھروں پر رسی سے باندھ کر گھسیٹا گیا بعض کو بھوکا۔ اور پیاسا رکھا گیا۔ بعض کا بائیکاٹ کیا گیا۔ خواتین کو نہایت شرمناک رنگ میں شہید کیا گیا۔

یہ ان تکالیف کا نہایت ہی قلیل سا نمونہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے برداشت کیں۔ ان تکالیف اور شدائد کو پیش نظر رکھ کر ہر احمدی غور کرے۔ اور دیکھے۔ کہ آج جبکہ ماضی پھر دوہرایا جا رہا ہے۔ اور ہم مثیل محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قبول کرنے کے دعویدار۔ اور صحابہ کرامؓ کی جماعت میں شامل ہونے کے مدعی ہیں۔ کیا ہم پر اس وقت جو مظالم کئے جارہے ہیں۔ وہ ان مظالم کے مقابلہ میں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ پر کئے گئے۔ کچھ حقیقت رکھتے ہیں۔ اور کیا ہماری جانی۔ مالی۔ عزت و آبرو۔ وطنوں اور جائدادوں کی قربانیاں اسی شان کی ہیں۔ جس شان کی صحابہ کرام کی تھیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو ہمیں ان مظالم کا شکوہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جو ہم پر کئے جارہے ہیں۔ بلکہ اپنی ہمت۔ اپنے جوش اور اپنے ولولہ کا شکوہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ابھی تک خدا تعالےٰ کی راہ میں وہ نمونہ نہیں پیش کر سکے۔ جو ہمیں کرنا چاہیئے:۔

ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے انبیاء کی جماعتوں کو مختلف ابتلاؤں اور امتحانات میں سے لازمی طور پر گزارا جاتا ہے۔ تاکہ ان کے دعوئے ایمان کو تکالیف کی کسوٹی پر رکھ کر دنیا کو دکھا دے۔ کہ اس جماعت کو ہم نے یونہی اپنی محبوب اور اپنے انعامات کی مستحق نہیں بنایا۔ بلکہ اس لئے بنایا ہے۔ کہ اس نے اپنا سب کچھ ہمارے حوالے کر دیا۔ اور ہماری راہ میں ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتٰی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہٗ متٰی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب۔ یعنی کیا تم یہ گمان کرتے ہو۔ کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو۔ تم سے پہلے وہ لوگ گزرے ہیں۔ جنہیں اس قدر تکالیف پہونچائی گئیں۔ کہ وہ ان تکلیفوں کی وجہ سے ہلا دیئے گئے۔ اور رسول اور اس پر ایمان لانے والے پکار اٹھے۔ کہ متٰی نصر اللہ اللہ کی مدد کب آئے گی:۔

پس خدا تعالےٰ کی اس سنت قدیمہ کا ہماری جماعت کے متعلق جاری ہونا بھی ضروری ہے۔ اور ہماری جماعت کو بھی مشکلات و مصائب کا پیش آنا لازمی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے بھی ثابت ہے۔ اس کے بغیر نہ ہم خدا تعالےٰ کے خاص انعامات کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اور نہ خدا تعالےٰ کی برگزیدہ جماعت کہلا سکتے ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ ہر مصیبت جو ہمیں اٹھانی پڑے۔ اس پر پہلے سے بھی زیادہ ہمت و استقلال کا ثبوت دیں۔ اور اپنا قدم قربانی اور ایثار میں آگے ہی آگے بڑھائیں۔ جب ہم قربانی کو اس کی آخری حد تک پہنچا دیں گے۔ اور صبر و استقلال میں کمال حاصل کر لیں گے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید ظاہر ہوگی۔

یہ بات حضرت امیر المومنین کئی بار اور کئی رنگوں پر جماعت کو بتا چکے ہیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"اے مومنو اے مامور کی جماعت کبھی یہ مت خیال کرو۔ کہ بغیر مصیبتیں اٹھائے تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ تم جنت کے پاس پہنچ جاؤ گے۔ اور اس میں داخل ہو جاؤ گے۔ حالانکہ ابھی تمہاری وہ حالت نہیں ہوئی۔ جو پہلے انبیاء کی جماعتوں کی ہوئی۔ کیا تمہاری مصیبتیں اس حد تک پہنچ چکی ہیں۔ جو پہلی انبیاء کی جماعتوں کو پہنچیں۔ ان کو مالی بھی اور جسمانی بھی مصیبتیں پہنچیں۔ اور چاروں طرف سے اسے خوب جھنجھوڑا گیا۔ جس طرح جامن کو برتن میں ڈال کر ہلایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ رسول اور اس کے ساتھ والے پکار اٹھے۔ کہ متیٰ نصر اللہ۔ اے خدا ہماری مصیبتیں انتہاء کو پہنچ گئیں۔ تیری نصرت کہاں ہے۔ جب یہ وقت آ جائے۔ ساری مصیبتیں آ جائیں۔ پاؤں لڑکھڑانے لگیں۔ دشمن اپنے سارے حربے استعمال کر چکے۔ جسم آگے چلنے سے انکار کر دیں۔ دشمن کے کتے یعنی تمام اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر ظلم کرنے والے لوگ اپنے قریب پہنچے ہوئے نظر آئیں۔ جسم بالکل جواب دے بیٹھے۔ تو بے اختیار دل سے نکلتا ہے۔ اے خدا تو کہاں ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ الا ان نصر اللہ قریب۔ گھبراؤ نہیں میں تمہارے قریب ہی ہوں۔"

پھر فرمایا:۔

"اے دوستو اور اے عزیزو یاد رکھو۔ ابتلاء پر ابتلاء آئیں گے۔ تم جب تک چور چور ہو کر خدا تعالےٰ کے آگے اپنے آپ کو نہ ڈال دو۔ اور دشمن جب تک تمہیں کچلنے کے لئے سارا زور نہ لگا لے۔ اور اس کے مقابلہ میں تم ویسی ہی ثابت قدمی نہ دکھاؤ جیسے پہلے انبیاء کی جماعتیں دکھاتی رہی ہیں۔ اس وقت تک تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

پس یاد رکھو جماعت احمدیہ پر مشکلات اور تکالیف کے جو بادل ہر چہار اطراف سے گھر کر آئے ہیں۔ وہ اس لئے نہیں آئے۔ کہ جماعت کو تباہ کر دیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی سنت کے ماتحت اس لئے آئے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی قربانی و ایثار کی طاقت دنیا پر واضح کر دیں۔ اور خدا تعالےٰ کے خاص انعامات کا جماعت احمدیہ کو مستحق بنا دیں۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھنا۔ اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ دشمن زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتا ہے کہ ظلم و ستم سے ہماری جانیں لے لے۔ لیکن کیا جو لوگ دشمنوں کے ہاتھوں موت کا پیالہ نہیں پیتے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ اگر نہیں اور ہر ایک کو ایک نہ ایک دن مرنا ہی ہے۔ تو اس سے بڑھکر خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی راہ میں جان دے کر شہادت کا درجہ حاصل کرے۔ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائے نہ صرف خود زندہ ہو جائے۔ بلکہ اپنی قوم کی زندگی کا بھی موجب بن جائے۔ پس دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی تکلیف ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔ جو کسی احمدی کے پائے استقلال میں ذرا سی بھی لغزش پیدا کر سکے۔ بلکہ ہر مصیبت میں اسے آہنی دیوار ثابت ہونا چاہیئے۔

لا کالج کے طلباء اور ضمنی امتحان

پنجاب یونی ورسٹی کے ایک قاعدہ کی رو سے وہ طلباء جو صحت کی وجوہ کی بناء پر پنجاب یونی ورسٹی کے امتحان میں شریک ہونے سے معذور ہوں۔ انہیں ضمنی امتحان میں شامل ہونے کی اجازت ہوتی ہے۔ لیکن اب کے معلوم ہوا ہے پرنسپل صاحب لاء کالج نے ۸۰ طلباء میں سے جنہوں نے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کئے تھے۔ صرف چار طلباء کو ضمنی امتحان میں شریک کرنے کی سفارش کی ہے۔ اور باقی طلباء کے کالج کے امتحان کے نتائج لکھ کر ان کے متعلق فیصلہ کنٹرولر صاحب کے سپرد کر دیا ہے۔

اگر پرنسپل صاحب نے یہ طریق عمل اپنے اس تجربہ کی بناء پر کیا ہے۔ کہ ضمنی امتحان میں شریک ہونے والے طلباء ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو تعلیم میں محنت و مشقت نہ کرتے ہوئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو حقیقی معذوری رکھنے والوں کو دی جا سکتی ہے تو اس سے ان نوجوانوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ جو اپنے اخراجات کے لئے تو والدین سے بڑی بڑی رقمیں وصول کرتے رہتے ہیں۔ لیکن امتحان کے موقعہ پر بیمار بن کر جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس طرح فضول خرچی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس بارے میں انہیں پہلے طریق عمل پر بھروسہ رہا ہے۔ اور اب اگر انہیں ضمنی امتحان میں شرکت کا موقعہ نہ مل سکا۔ تو والدین کے سر پر مزید بار پڑ جائے گا۔ اس لئے بہتر ہو۔ کہ اب اسے صرف تنبیہہ ہی قرار دیا جائے۔ ہاں آئندہ کسی ایسے طالب علم کو اس رعایت سے فائدہ نہ اٹھانے دیا جائے۔ جو دوران سال میں باوجود محنت اور کوشش کے امتحان میں شریک ہونے سے معذور نہ ہو۔

ووٹ کا حق ضرور حاصل کیا جائے

آئندہ آئین کے ماتحت قائم ہونے والی پنجاب اسمبلی کیلئے ووٹروں کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔ چونکہ یہ کام ۱۳ جولائی تک ختم ہو جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ شائع شدہ شرائط کے ماتحت جن مردوں اور عورتوں کو ووٹر بننے کا حق حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ ضرور یہ حق حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ خاص کر وہ لوگ جنہیں ووٹر بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ درخواست دیں۔ ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے کہ احمدی خواتین ووٹر بننے کے لئے درخواستیں دینے میں بہت تساہل سے کام لے رہی ہیں۔ اس بارے میں ان کے سرپرستوں اور ان کے لواحقین کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ان کی درخواستیں متعلقہ افسروں کے پاس پہنچائیں اور خواتین کو یقین دلائیں۔ کہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑے گی۔ ووٹنگ کے وقت ان کے لئے پردہ کا باقاعدہ انتظام ہوگا۔

مخالفانہ عقیدہ رکھنے والے کا جنازہ نہ پڑھنا

جناب سید حبیب صاحب نے اپنے اخبار "سیاست" ۲۳ر جون میں لکھا ہے کہ وہ جب مولوی سید ممتاز علی صاحب کی لاش کے ساتھ دیوبند پہنچے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ دیوبند کے علماء میں سے کوئی بھی نماز جنازہ میں شریک ہونے کے لئے نہ آیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں "ان لوگوں کو مناسب معلوم نہ ہوا۔ کہ ایک ایسے بزرگ کے جنازہ پر حاضر ہوں۔ جس کی فضیلت کو حکومت اور عوام دونوں تسلیم کر چکے ہیں"۔ حالانکہ انہیں بذریعہ تار اطلاع دی گئی تھی۔

وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو یہ کہہ کر اشتعال دلاتے ہیں۔ کہ احمدی کسی غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ ایسا جرم ہے۔ جو ان کے ہاں بھی کیا جاتا ہے۔ جس کا تازہ ثبوت علماء دیوبند نے پیش کیا ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے خلاف اسے وجہ اشتعال بنانا حد درجہ کی بددیانتی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

دراصل رواداری اس کا نام نہیں ہے۔ کہ اپنے عقیدہ کے خلاف مداہنت اختیار ۲ کی جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ اپنے عقائد کو ترک کئے بغیر جہاں تک ممکن ہو۔ دوسروں سے ہمدردی اور خیرخواہی کی جائے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی کے ہیبتناک نشانات پُورے ہو گئے؟

ایک مضمون بعنوان "حضرت مسیح کی آمدِ ثانی اور عیسائی صاحبان" مطبوعہ اخبار "الفضل" مورخہ ۲۰ - مارچ ۱۹۳۴ء میں ایک عیسائی فاضل (بنام ریورنڈ جمیس اڈیسن وائٹ) کی مشہور تصنیف The Comming King (آنے والا بادشاہ) میں سے چند اقتباسات ناظرین کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے اور بتایا گیا تھا۔ کہ آج سے ۱۳۱ - سال قبل فاضل مصنف نے کس شدومد اور کس قدر پُریقین اور پُرسرور لہجہ میں اہلِ دُنیا کو اس طرف متوجہ کیا تھا۔ کہ وُہ تمام پیشگوئیاں۔ اور نشانات جو انجیل میں حضرت مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق مرقوم ہیں۔ سب کی سب لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہیں۔ اب تمام لوگوں کو خوشی۔ اور مسرت سے خدا کی حمد کے ترانے گانے چاہئیں کہ "ہمارا آقا یسوع مسیح اپنے مقدس وعدوں کے مطابق دُنیا میں عنقریب ظاہر ہُوا چاہتا ہے۔ بلکہ وُہ دروازہ تک پہونچ چکا ہے۔ صرف اندر قدم رکھنے کی دیر ہے"! پھر اس امر کا ذکر بھی کیا گیا تھا۔ کہ پادری صاحب موصوف نے اپنی ضخیم کتاب میں دُنیا کے بعض اہم ترین طبعی۔ سیاسی اور تمدنی واقعات کو لے کر انجیل کی ہر پیشگوئی دربارہ ظہور مسیح موعود کا نہایت خوبی کے ساتھ پُورا ہونا ثابت کیا ہے آج مذکورہ بالا کتاب میں سے چند ایک اور اقتباسات کا ترجمہ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

یوم تاریک

انجیل میں لکھا ہے:-

"اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سُورج تاریک ہو جائے گا"۔ متی ۲۴ - آیت ۲۹ -

یہ پیشگوئی اُس حیرت انگیز۔ اور بعید از عقل و فکر تواریخی واقعہ بنام "یوم تاریک" کے ذریعہ پُوری ہو چکی ہے۔ جو ۱۹ - مئی ۱۷۸۰ء کو رُونما ہُوا۔ اس "یوم تاریک" کی تاریکی کا اثر انگلینڈ کے تمام حصوں میں اور بحیرۂ اوقیانوس کے ساحل پر جنوبی جانب سے لے کر شمال کے غیر معلوم علاقوں تک پھیلا ہوا تھا۔ لوگوں کے دل اس عجیب و غریب واقعہ سے دہشت زدہ اور مضطرب ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے خیال کیا۔ کہ اب یوم حشر آ پہونچا ہے۔ مخلوقِ حیوانی بھی اس واقعہ سے خوف زدہ ہونے سے نہ رہ سکی۔ مرغ پریشانی کی حالت میں اپنے بسیروں کی طرف۔ پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف اور چارپائے اپنے تھانوں کی جانب دَوڑنے لگے۔ حقیقتاً اس زمانہ کے ہزارہا نیک نفس انسانوں کو اس بات کا پورا پورا یقین ہو گیا۔ کہ تمام دُنیاوی اشیاء کا اب خاتمہ ہونے لگا ہے۔ بہت لوگ کچھ عرصہ کے لئے اپنے دُنیاوی مشاغل چھوڑ کر نیک عبادات میں لگ گئے۔ اور بہتوں نے خیال کیا۔ کہ یہ تاریکی نہ صرف زمانہ کی بے شمار بدیوں۔ اور فسق و فجور کی وجہ سے خداوند تعالےٰ کے قہر اور غضب کی علامت ہے بلکہ یہ ایک عالمگیر تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ جو زمین پر نازل ہونے والی ہے۔ بشرطیکہ لوگ فی الفور توبہ اور صلاحیت کی طرف متوجہ نہ ہوں۔" (اہم ترین صدی کے اہم واقعات) صفحہ ۴۰ :-

یہ تاریکی مذکورہ بالا تاریخ کو بروز جمعہ صبح ۱۰ - اور ۱۱ بجے کے درمیان شروع ہُوئی اور اگلی رات کے نصف تک رہی۔ بعض مقامات پر یہ اس قدر گہری۔ اور گھٹا ٹوپ تھی۔ کہ لوگ بتیوں کے بغیر اپنی گھڑیوں کے وقت نہیں بتلا سکتے تھے۔

ریورنڈ ایلم پوٹر نے ۲۸ - مئی ۱۷۸۰ء کو جو وعظ کیا۔ اور جو اس کی تحریرات میں محفوظ ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل فقرات پائے جاتے ہیں:-

"خصوصیت سے میں اُس تعجب خیز تاریکی کا ذکر کرتا ہوں۔ جو ۱۹ - مئی ۱۷۸۰ء کو ظاہر ہُوئی۔ اُس وقت جیسا کہ ہماری مقدس کتاب میں لکھا ہے۔ سُورج تاریک ہو گیا۔ یہ تاریکی ایسی غضب کی تھی۔ کہ جس کی نظیر ہمارے خداوند کے صلیبی واقعہ سے لے کر اس وقت سے قبل تک کبھی دیکھی یا سُنی نہیں گئی تھی۔ مسافر جہاں تھے۔ وہیں ٹھیر گئے۔ سکول گیارہ بجے بند کر دیئے گئے۔ لوگوں نے دوپہر کے وقت چراغ روشن کر لئے۔ اور رات کی طرح آگ ہر طرف جلنے لگی"

کونیکٹیکٹ کی مجلس قانون ساز کا اجلاس اُس وقت ہو رہا تھا۔ اور جب تاریکی اس جگہ پر محیط ہو گئی۔ تو ممبران یہ خیال کر کے کہ "آخری دن" آ گیا ہے۔ دہشت زدہ ہو گئے۔ اجلاس کے التوا کی ایک تحریک پیش کی گئی۔ جس پر مسٹر ڈیون پورٹ اُٹھے۔ اور بولے "مقرر صاحب۔ یہ یا تو یوم حشر ہے یا نہیں ہے۔ اگر یہ نہیں ہے۔ تو ہمیں اجلاس کو ملتوی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر ہے۔ تو میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنا فرض ادا کرتا ہُوا پایا جاؤں۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ بتیاں لائی جائیں۔ اور کام کو جاری رکھا جائے"

جنرل ایوانِ نمائندگان کونیکٹیکٹ مجریہ ۱۹ - مئی ۱۷۸۰ء سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجلاس ۱۱ بجے سے لے کر ۲ بجے دوپہر تک ملتوی رہا:-

چاند اپنی روشنی نہ دے گا

انجیل میں آتا ہے:-

"چاند اپنی روشنی نہ دے گا" (متی ۲۴ آیت ۲۹):-

مذکورہ بالا "یوم تاریک" کی اگلی رات کا پہلا نصف حصہ اپنی شدید تاریکی اور گہری ظلمت کی وجہ سے ایک خاص اہمیت رکھتا تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق مندرجہ ذیل اقتباسات ملاحظہ ہوں:-

"شام کے آٹھ بجے تاریکی اس قدر گہری تھی۔ کہ سفر قطعی طور پر ناممکن ہو گیا تھا اور اگرچہ نو بجے کے قریب پُورا چاند نکلا ہوا تھا۔ لیکن وُہ اس قدر بھی روشنی نہیں دیتا تھا۔ کہ جس سے زمین اور آسمان میں تمیز ہو سکے"۔ (اہم ترین صدی کے اہم واقعات صفحہ ۴۲)

"۱۹ - مئی ۱۷۸۰ء کی اگلی رات کا بھی ایک حصہ حیرت انگیز طور پر تیرہ و تار تھا۔ چاند اگرچہ کامل تھا۔ لیکن اپنی روشنی نہیں دیتا تھا۔ بعینہٖ جس طرح کہ ہماری مقدس کتاب میں لکھا ہے"۔ (وعظ ریورنڈ ایلم پوٹر فرمودہ ۲۸ - مئی ۱۷۸۰ء)

"یوم تاریک کی اگلی شام یا رات کی تاریکی غالباً اس قدر گہری اور مہیب تھی۔ کہ جب سے خداوند کے دستِ قدرت نے روشنی کو پیدا کیا ایسی گہری تاریکی کبھی روئے زمین پر ظاہر نہیں ہُوئی۔ سفید کاغذ کا ایک ٹکڑا اگر آنکھوں سے چند انچ کے فاصلہ پر ایک سیاہ سے سیاہ مخمل کے ہمراہ رکھا جاتا۔ تو آنکھیں دونوں کو دیکھنے سے یکساں طور پر معذور رہتیں"۔ (ہسٹری آف نیو برِی مصنفہ مسٹر ٹیپی ان سٹون)

تاریکی کی طبعی وجہ معلوم نہ ہو سکی

اس "یوم تاریک" کی طبعی وجوہات آج تک کوئی صحیح رنگ میں بیان نہیں کر سکا۔ گو اس کے متعلق کئی ایک نظریئے پیش کئے گئے ہیں لیکن اُن میں سے کوئی بھی علم سائنس کے رُو سے صحیح نہیں ٹھیرتا۔ شائد بعض خیال کریں۔ کہ یہ "تاریک دن" مکمل سُورج گرہن کا نتیجہ تھا۔ اگر بفرضِ محال اس کو ممکن مان لیا جائے۔ تو یہ گرہن تھوڑے عرصہ کے لئے رہنا چاہیئے تھا۔ لیکن یہ تاریکی آدھا دن اور آدھی رات رہی۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل دو اقتباسات قطعی طور پر فیصلہ کُن ہیں:-

(۱) "سُورج گرہن صرف نئے چاند کے وقت لگ سکتا ہے اس کی وجہ صاف ہے۔ سورج گرہن کے وقوع کے لئے ضروری ہے۔ کہ سورج چاند اور زمین ایک خطِ مستقیم پر ہوں اور چاند بیچ میں ہو"۔ (امریکن انسائیکلو پیڈک ڈکشنری آرٹیکل گرہن)

(۲) "یہ امر بدیہی ہے۔ کہ یہ تاریکی گرہن کی وجہ سے واقع نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ چاند اس تمام دن سُورج سے ۱۵۰ ڈگری سے بھی زائد فاصلہ پر رہا۔ اور وُہ سُورج کے تقابل سے ۴۸ گھنٹے کی مسافت کی دُوری پر تھا"۔ (اہم ترین صدی کے اہم واقعات صفحہ ۳۶)

ایک بڑا ہیئت دان ہرشل نامی "تاریک دن" کے خارق عادت طبعی وقوعہ کے متعلق بحث کرتا ہُوا لکھتا ہے۔ "شمالی امریکہ میں یوم تاریک قدرت کے ان حیرت انگیز عجائبات میں سے ایک ہے۔ جن کا حال ہمیشہ دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ لیکن جن کی صحیح طبعی وجہ بتانے سے سائنس آج تک قاصر ہے"۔

نوح ویب سٹر "یوم تاریک" کے متعلق لکھتا ہے۔ "اس حیرت انگیز عجوبۂ قدرت کا صحیح سبب آج تک کسی کو معلوم نہیں ہُوا"۔

ستاروں کا گرنا

انجیل میں پیشگوئی ہے۔ کہ "ستارے آسمان سے گریں گے" (متی ۲۴ آیت ۲۹) یہ پیشگوئی لفظ بہ لفظ ان عظیم الشان ستاروں کی بارش کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے۔ جو مورخہ ۱۳ نومبر ۱۸۳۳ء کو آسمان سے نازل ہوئی یہ آسمانی آتشبازی رات کے وقت ۲ اور ۴ بجے کے درمیان شروع ہوئی۔ اور صبح تک جاری رہی۔ اس کا محل وقوع شمالی امریکہ اور وہ تمام علاقہ تھا۔ جو جنوبی بانب میکسیکو اور جزیرہ جمیکا تک پھیلا ہوا ہے۔ جن لوگوں نے اس واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ان کے دلوں پر جو اس کا اثر ہوا وہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے:۔

"جب سے ان علاقوں میں سب سے پہلی آبادی ہوئی ہے۔ ایسا عجیب و غریب آسمانی عجوبہ کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ جسکو بعض لوگوں نے اس قدر تعجب اور تحیر کی نگاہ سے اور بعضوں نے اس قدر خوف اور دہشت کے ساتھ دیکھا ہو۔ کئی ہفتوں اور مہینوں تک لوگوں کے قلوب پر اس کا اثر اور ان کی زبانوں پر اس کا چرچا رہا۔ جن لوگوں نے اس واقعہ کو بچشم خود دیکھا۔ ان کے دلوں سے اس عجیب و غریب آسمانی نظارہ کی پُرعظمت اور پُرہیبت خوبصورتی کی یاد ابھی تک محو نہیں ہوئی۔ یہ ستاروں کی بارش تین گھنٹہ جاری رہی۔ اس اثناء میں لوگوں کو یقین ہو گیا تھا کہ طلوع آفتاب تک قیامت ضرور برپا ہو جائیگی۔ متعدد مقامات پر دعاؤں کی مجالس قائم کی گئیں۔ اور ایسے اچانک پُرجلال نظارہ قدرت کے ہیبتناک اثرات کے ماتحت مذہبی عبادات، پُرتضرع کیفیات اور دنیاوی معاملات اور کاروبار سے کنارہ کشی کے مناظر جا بجا نظر آنے لگے"۔

(اہم ترین صدی کے اہم واقعات صفحہ ۲۲۷)

اس عجیب و غریب طبعی نظارہ کا جو اثر دیسی باشندوں پر ہوا۔ اس کے متعلق ایک جنوبی علاقہ کا رہنے والا کسان بیان کرتا ہے

"میرے کانوں میں ایسی دردناک آہ و زاری کی آوازیں پہنچیں۔ کہ اس قسم کی آوازیں میں نے ساری عمر نہیں سنی تھیں۔ میں ان سے یکایک بیدار ہو گیا۔ تین کھیتوں کے حبشی کارندوں کی تعداد ۶-۷ سو کے لگ بھگ ہوگی۔ ان میں سے اکثروں کی خوفناک چیخیں اور رحم کے لئے التجائیں سنائی دینے لگیں۔ جب میں دم بخود ہو کر ان آوازوں اور التجاؤں کو کان لگا کر سن رہا تھا۔ تو دروازہ کے نزدیک ایک دھیمی سی آواز سنائی دی۔ جو میرا نام لے کر پکار رہی تھی۔ میں اٹھا اور اپنی تلوار لے کر دروازہ پر کھڑا ہو گیا۔ عین اس وقت میں نے پھر وہی آواز سنی۔ جو مجھ سے اٹھنے کے لئے التجا کر رہی تھی۔ اور ساتھ ہی کہہ رہی تھی۔ "اے خدا۔ دنیا میں آگ لگ رہی ہے"۔ میں نے دروازہ کھولا۔ اور یہ بیان کرنا مشکل ہے۔ کہ میرے احساسات پر کیا چیز بجلی کی طرح گری۔ نظارہ کی ہیبت اور دہشت یا حبشیوں کی مضطربانہ آہ و بکا۔

ایک سو سے زائد حبشی عجز کی حالت میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے تھے۔ بعض خاموش اور بعضوں کے مونہہ سے منتفرعانہ آہیں نکل رہی تھیں۔ سب کے ہاتھ اوپر اٹھے ہوئے تھے۔ اور التجا کر رہے تھے۔ کہ "اے خدا ہم کو اور دنیا کو بچائے"۔ یہ منظر واقعی دل پر خوف اور دہشت طاری کرنے والا تھا۔ کیونکہ یہ ستارے بارش کی طرح زور اور تسلسل کے ساتھ گر رہے تھے۔ مشرق و مغرب شمال و جنوب میں یہی حال تھا۔ اور تمام آسمان حرکت میں معلوم ہوتا تھا"۔

ارگیو اندازہ لگاتا ہے۔ کہ ۲ لاکھ چالیس ہزار سے ہرگز کم وہ ستارے نہ تھے۔ جو عین اسی وقت بوسٹن کے افق پر گرتے ہوئے نظر آتے تھے۔

پروفیسر اولم سٹیڈ آف یالے کالج لکھتے ہیں۔ کہ "یہ شہاب ثاقب یونہی بے ترتیبی کے ساتھ آسمان کے تمام حصوں سے نہیں گرتے تھے۔ بلکہ وہ برج اسد کے پاس تاروں کے ایک جھنڈ میں سے ایک خاص نقطہ سے نکلتے ہوئے معلوم ہوتے تھے"۔

ہنری ڈانا وارڈ مندرجہ بالا پیشگوئی کے لفظ بہ لفظ پورے ہو جانے کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یہ شہاب ثاقب اس طرح نہیں گرتے تھے۔ کہ جس طرح ایک پکا ہوا میوہ درخت سے گرتا ہے۔ وہ گرتے نہیں تھے۔ بلکہ گرائے جاتے تھے۔ اس کچی انجیر کی طرح جو پہلے شاخ سے جدا ہونا نہیں چاہتی۔ لیکن آخر جب وہ کسی سخت اور پر زور دباؤ سے ٹوٹ جاتی ہے۔ تو وہ سرعت کے ساتھ سیدھی نیچے آکر زمین پر گرتی ہے"۔

جیاگرافی آف ہیونز مصنفہ مسٹر برنٹ میں لکھا ہے:۔

"پہلی دفعہ وہ قدرتی آتشبازی کا نظارہ ظاہر ہوا۔ جو اپنے ساتھ ایک نہایت پُرہیبت عظمت لئے ہوئے تھا۔ اور جس نے آسمانی گنبد کو ان گنت آتشی گولوں سے بھر دیا۔ جو ہوائیوں کے مشابہ معلوم ہوتے تھے۔ ان کی شعاعیں نہایت چمکیلی روشن اور مسلسل تھیں۔ اور وہ ایسی فراوانی کے ساتھ نیچے گرتے تھے جس طرح دسمبر کے مہینے میں ابتداءً برف کے گالے گرتے ہیں۔ جو نسبت ایک چھوٹے سے چھوٹے ستارہ کی ٹمٹماہٹ کو سورج کی کھلی روشنی کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اس سے کم نسبت انسانی ہاتھوں کی بنی ہوئی روشن ترین آتشی ہواؤں کو قدرت کے اس عجیب و غریب آسمانی منظر کی شان و شوکت کے ساتھ ہوگی"۔

لیڈی روز گریں لکھتی ہیں:۔

"میں سترہ سال کی تھی جب ستارے ٹوٹے۔ میں بہت دیر تک ان کو دیکھتی رہی جب وہ زمین سے قریباً دس فٹ کے فاصلہ پر رہ جاتے۔ تو غائب ہو جاتے تھے ہر شخص خیال کرتا تھا۔ کہ قیامت آگئی ہے میں نے لوگوں سے کہا۔ کہ اب دعائیں کرنا بے سُود ہے"۔

"ہنری لیوس" بیان کرتا ہے۔ کہ:۔

"ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ستاروں بھرا آسمان نیچے آ رہا ہے۔ میں اس وقت گھر سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک گھوڑے کو لے کر جس کو میں نے اپنے مالک کے ہاں سے چرایا تھا۔ گیا ہوا تھا۔ لیکن جب میں واپس آیا تو وہ تمام نہایت پریشانی اور گھبراہٹ کی حالت میں مبتلا اور دعاؤں میں لگے ہوئے تھے۔ میں نے آہستہ سے گھوڑا۔ ان کے اصطبل میں باندھ دیا۔ اور اس طرح میرے جرم پر پردہ پڑا رہا"۔

مین فورڈ ولیم اس وقت ڈیوس وِلے کی، Louisville Ky. میں رہتا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے۔ کہ میں اسوقت ناچ کے لئے وائلن بجا رہا تھا۔ ایک لیڈی دروازہ پر گئی۔ اور چیخ مار کر پکار اٹھی۔ کہ "قیامت آگئی۔ قیامت آگئی"۔ اس کے بعد وہ غش کھا کر گر پڑی۔ پھر دوسری لیڈی دروازہ پر گئی۔ اس نے بھی اسی طرح پکارا اور بے ہوش ہو گئی۔ تب میں وائلن کو بجاتا ہوا دروازہ پر گیا۔ جب میں نے ستاروں کو گرتے ہوئے دیکھا۔ تو میں نے ہاتھ سے وائلن پھینک دیا۔ اور بے اختیار پکار اٹھا۔ "اے خدا۔ اے خدا آج رات مجھ پر رحم کر اور مجھے بچائے۔ میں تا دم مرگ تیری خدمت بجا لاتا رہوں گا"۔ ہر طرف مردوں، عورتوں اور بچوں کی چیخیں اور پکاریں آ رہی تھیں۔ کہ قیامت آگئی۔ قیامت آگئی۔

مسٹر فریڈرک اے ڈگلس جو ایک عالمگیر شہرت رکھنے والے فصیح البیان مقرر تھے۔ وہ اپنی کتاب My Bondage and Freedom میں ستاروں کے ٹوٹنے کا حال ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

"میں نے یہ شاندار قدرتی نظارہ دیکھا۔ اور دل پر اس کی ہیبت اور دہشت طاری ہو گئی فضا ان آسمان سے گرتے ہوئے روشن اور چمکیلے نورانی قاصدوں سے بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ یہ قریب قریب سحری کا وقت تھا۔ جب مجھے اس پُرشوکت نظارہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس لمحہ بالطبع اس امر کی طرف توجہ ہوئی تھی۔ کہ یہ شہاب ثاقب کی بارش اہل دنیا کو ابن آدم کے آنے کی خوشخبری سنا رہی ہے۔ اور میں اپنے دل میں اس بات کے لئے ہمہ تن تیار ہو گیا تھا۔ کہ جونہی ابن آدم ظاہر ہو۔ میں اس کو اپنا شفیق اور نجات دہندہ سمجھ کر خوش آمدید کہوں۔ میں نے پڑھا ہوا تھا۔ کہ ستارے آسمان سے گریں گے۔ سو وہ اب گر رہے تھے۔ میں اپنے دل میں سخت اضطراب محسوس کرتا رہتا تھا۔ اور اب میری آنکھیں اس راحت کے حصول کے لئے جو مجھے زمین پر میسر نہ تھی۔ آسمان کی طرف اٹھنے لگ گئی تھیں"۔

مبارک ہو اے مسیحی دنیا صد مبارک ہو۔ کہ ان پیشگوئیوں کے عین مطابق وہ ابن آدم اپنی روحانی شوکت کے ساتھ دنیا میں ظاہر ہوا مبارک ہیں وہ جو اس کی آواز پر لبیک کہیں اور اسکو قبول کر کے خداوند کی خوشنودی حاصل کریں۔

خاکسار۔ سلامت علی لاہور

واقعاتِ عالم پر نظر

۱-لارڈ ہیڈلے کی وفات (۲) آگ سیلاب آندھی اور زلزلہ (۳) چین و جاپان (۴) آج کا ایران

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

لارڈ ہیڈلے کی وفات ۸۰ برس کی عمر میں اس انگریز نومسلم لارڈ کی خوبیوں کی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتی - جو لوگ ان سے واقف اور ان کی خوبیوں سے آشنا ہیں - ان کا کام ہے - کہ ان کی سوانح کے روشن حصوں پر نظر ڈالیں - لارڈ موصوف گریجویٹ اور فنِ انجینرنگ کے ماہر تھے - سرینگر - بارہ مولا سڑک انہوں نے تعمیر کرائی تھی - جب انہوں نے اسلام کا اعلان کیا - تو ان کے اعلان کی رپورٹ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے باقاعدہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے حضور پیش کی احمدی جماعت نے ان کے اسلام لانے پر خوشی منائی - مگر بدقسمتی سے خواجہ صاحب نے ان کو احمدیت کے حسن سے آگاہ نہ کیا جب کبھی ہم نے کوشش کی - تو اس محبت سے غلط فائدہ اٹھا کر جو لارڈ موصوف کو خواجہ صاحب مرحوم سے تھی - (وہ خواجہ صاحب کو سچے دل سے بھائی سمجھتے تھے) احق آشنائی سے باز رکھا گیا - ہم نے ان کو ایک مرتبہ لنڈن احمدیہ دارالتبلیغ میں بلایا - اور خواجہ صاحب کا وہ مخلصانہ کلام جو حضرت مسیح موعود میں بزبانِ فارسی منظوم تھا - انگریزی لباس پہنا کر پیش کیا - اس پر متعجب ہو کر انگریز لارڈ نے پوچھا "یہ ہمارے خواجہ صاحب کا کلام ہے" - جواب دیا گیا - (خواجہ نذیر احمد صاحب کی طرف اشارہ کر کے) جی ہاں! ان خواجہ صاحب کے والد بزرگوار خواجہ صاحب کا" لارڈ ہیڈلے زیادہ متحیر ہوئے اور فرمایا "مگر خواجہ صاحب نے مجھے کبھی نہیں بتایا"

اس وقت کوشش کی گئی - کہ ہمارے عقائد متعلق نبوت کی بحث چھیڑ دی جائے اس پر دانا ہیڈلے بولے "نذیر! اگر مسیح خدا نہ ہو - تو نبی ضرور ہونا چاہیئے" لارڈ موصوف ہر مجمع میں کھلم کھلا کہہ دیتے "Ladies and gentlemen! You Know I am a Mohammadan"

"خواتین و خوانین! آپ کو معلوم ہے - کہ میں مسلمان ہوں"

انگلستان میں ایک وقت یہ کہنا بڑی جرأت کا کام تھا - اللہ تعالےٰ ان کے خاندان کو اسلام سے انس بخشے - لارڈ سٹینلے کے بعد لارڈ ہیڈلے ہیں - جو اعلان اسلام کے ساتھ فوت ہوئے - مگر مؤخرالذکر میں یہ خوبی ہے - کہ آخری وقت سے سالوں پہلے اپنے مذہب کا اعلان کر دیا:

(۲)

ضلع گورداسپور میں ان دنوں بالخصوص قادیان میں احراری سوراج ہے - جہاں ایک ہندو مکان پر "سُرخ" جھنڈا اُڑتا رہتا ہے - اور پگڑی میں سُرخ دھاری والی پولیس اس کے سایہ میں رہنے والے نیچہ بند رنگریز - سبزی فروش - یکہ بان اور بدزبان ملّا کی حفاظت کرتی رہی ہے - کل کی آندھی کے ایک جھکڑ نے حاشیہ کا ایک چیتھڑا - عبرت کے لئے چھوڑ کر اس سُرخ نشان کو بے نشان کر دیا -

پشاور کی آگ - مغربی پنجاب کے سیلاب آج کل کی آندھیاں اور حال کا زلزلہ اس خدا کی طرف سے ہوتباہی نشان ہیں جس نے عاد - ثمود - فرعون - شداد - برن گشپ - راون - کنس اور کورو کو اپنے پاک بندوں کے ذریعہ سے نشان دکھائے تھے -

(۳)

چین کی سیاسی حالت ازحد خراب ہو گئی ہے - ہر حصہ ملک میں فساد ہے - شمال میں بولشویک اثرات اور بدامنی سے تنگ آ کر جاپان نے ایک چینی جرنیل کو ڈاکو قرار دیا ہے - اور اس سے ڈاکوؤں کا سا سلوک کرنے پر آمادہ ہے - اور جنوب میں کینٹن کے دو چینی جنگی جہاز باغی ہو کر ہانگ کانگ میں پناہ گزین ہیں - ہانگ کانگ سے نکل کر وہ غالباً نانکنگ جانا چاہتے تھے - کہ تیسرے جنگی جہاز نے مار مار کر پیچھے ہٹا دیا کہا جاتا ہے - کہ تیسرا جہاز نانکنگ کی حکومت کا ہے - انگریزی جنگی جہاز بھی تیار رہیں - ملاحوں کی رخصتیں منسوخ کر دی گئی ہیں حکومتِ چین مستعفی ہو رہی ہے - کیونکہ جاپانی مطالبات کو سرکاری طور پر تسلیم کر لینے پر وزراء کا اختلاف ہے - جاپان کی جنگی جماعت سیاسی جماعت پر غالب آگئی ہے - اور چین کے معاملہ میں فوج کی رائے کا اثر غالب ہے روس نے چینی ترکستان کی تجارت پر قبضہ کر کے نہ صرف چینی ترکستان پر سیاسی غلبہ حاصل کر لیا ہے - بلکہ ایک طرف ہندوستان کی سرحد سے ٹکر کھانا اور دوسری طرف جاپان کے راستہ میں حائل ہونیکی حکمتِ عمل سے کام لیا ہے - جاپان اس لئے شمالی چین پر قابض ہو کر روسی ترکستان کو اپنے قابو میں لانا چاہتا ہے - پراپیگنڈا شروع ہے - تاتاری ایجنٹ جاپان میں موجود ہیں - اور مسلمان روس سے نالاں چین کی کمزوری سے عاجز ہیں اس لئے جاپان کی طرف فطرتاً مائل ہیں - یورپ اور امریکہ جاپانی رعب اور وسعتِ اثر کو پسند نہیں کرتے - مگر نہ صحرائے گوبی اور دریائے ینگسی کیانگ اپنی جگہ سے ہٹائے جا سکتے ہیں - اور نہ نیویارک اور لنڈن بحرالکاہل میں لائے جا سکتے ہیں - جاپانی اثرات کا چین میں غالب ہونا ضروری ہے - چین و جاپان کی مصالحت و موافقت مشرق میں امن کی ضمانت ہو سکتی ہے - سیاسی حالات پر غور کرنے سے برما اور کشمیر کی سرحدات کو مضبوط بنانے اور ہندوستان کے وزیر کو قلمدانِ سیاستِ خارجہ حوالہ کر دیئے جانے سے معلوم ہوتا ہے - کہ مشرق بعیدہ کے معاملات بھی پیچیدہ ہو رہے ہیں اور جزائر کی ہر دو سلطنتیں" یعنی جاپان و برطانیہ آئندہ کے خطرات کو محسوس کر رہی ہیں:

(۴)

خاموشی سے آہستہ آہستہ دُنیا میں ایک سیاسی معجزہ رونما ہوا ہے - جو ایران کے مریض ملک کی صحت ہے - جس ایران کو روس اور انگریز باہم تقسیم کر چکے تھے - اس کے مردہ جسم میں جان آگئی ہے - رضا شاہ پہلوی موجود حکمران جس کی عمر ۵۷ سال اور حیثیت سپاہیانہ ہے - جو ۶ فٹ ۷ انچ اونچے قد کے سپاہی ہیں - اپنے دماغ میں ملک کو اصلاح کی طرف لیجانیکی قابلیت رکھتے ہیں - چنانچہ گذشتہ چار سال میں انہوں نے نہ صرف بختیاری جیسے سرکش قبائل کو زیر نگیں کر لیا ہے - بلکہ ملک کی تعلیم - تجارت - فوج بری و بحری داخلی خارجی انتظامات کو بھی درست کیا ہے - اور ذرائع آمد و رفت کو جن پر ملک کے امن اور اقتصادی بہتری کا انحصار ہوتا ہے - محفوظ و مضبوط بنایا ہے - ۲۰ ہزار کیلومیٹر سڑکیں تیار ہو چکی ہیں - ان میں ۲۱۹ کیلومیٹر کی "راہ چالوس" طہران سے مازندران تک ۳۰۰۸ فٹ بالائے سطح آب شاہی سڑک ہے - ایک اور سڑک بحیرہ خضر سے خلیج فارس تک ۱۴۵۰ کیلومیٹر کی تیار ہو رہی ہے - جسکے جلد از جلد مکمل کئے جانے کی توقع ہے - ان سڑکوں کا یہ اثر ہے - کہ قحط زدہ علاقوں کو سامان خوراک پہونچایا جا سکتا ہے - اور ازمنہ سالقہ کی جبر زما مصائب قحط سے ملک کو نجات مل ہے - انگریزی حکومت نے ایرانی ساحل کے جن بنادر اور ایرانی پانیوں کے چھوٹے چھوٹے جن جزائر پر قبضہ کر رکھا تھا - انکو چھوڑ دیا ہے - ایرانی بیڑا خلیج فارس میں لنگر انداز ہے - محمرہ کا شیخ طہران میں قید ہے - اور رضا شاہ نے اسکو قید کرتے وقت مشرقی تاریخ کے گذشتہ مناظر کی یاد تازہ کی ہے - چنانچہ لکھا ہے - کہ ایران کے موجودہ بادشاہ نے شیخ صاحب کو اپنے جہاز پر مدعو کیا - دوستانہ باتیں کیں خاطر و مدارات سے کام لیا - خوب سیر کرائی - شاہ کا جہاز عراق ساحل کیطرف جاتا تھا - شیخ غافل تھا - شاہ سونے کیلئے ایک شب اپنے کیبن میں تشریف لے گئے - اور شیخ محمرہ کو ایرانی فوج کی ایک گارد نے بیدار کر کے پہلے دوسرے جہاز پر - پھر بندر کی کشتی پر اور بعد میں ایران کے تیز گدھے اور موٹر پر لاد کر ایرانی شاہی مہمانخانہ کا مستقل مہمان بنا دیا - ایران ترکی کے نقشِ قدم پر چل کر یورپ کے مقابل یورپ کی نقل کر رہا ہے - غرض آج کا ایران پہلے سے مختلف ہے - ہر طرف بیداری ہے -

احرار اخبار ”سیاست“ اور ”زمیندار“ کی نظر میں

حسب ذیل مضمون اخبار سیاست ۲۱ جون اور ”زمیندار“ ۲۲ جون میں شائع ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار کے متعلق ”سیاست“ اور ”زمیندار“ کے نقطہ نگاہ میں بہت کچھ اتحاد پایا جاتا ہے۔

اہل پنجاب کو وہ زمانہ خوب یاد ہے جب کانگرس نے بعض مسلمان کانگرسی لیڈروں کے وظائف بند کر دیے۔ تو وہ پنجاب کی گلیوں میں مارے مارے نوکری کی تلاش میں پھرنے لگے۔ اس وقت فاقوں تک نوبت پہنچ چکی تھی۔ چہ جائیکہ تن ڈھکنے کو کپڑا میسر آتا۔ یہ راندۂ درگاہ کانگرس تقاریر اچھی کر سکتے تھے۔ لیکن یہ سوچنے والا ان میں کوئی نہ تھا کہ کس موضوع پر تقریر کی جائے۔ تاکہ چندہ جمع کرکے پاپی پیٹ کا مطالبہ پورا کیا جا سکے

جوئندہ یابندہ۔ جس وقت یہ لوگ انتہائی کوششوں کے باوجود تلاش روزگار میں کامیاب نہ ہو سکے۔ تو شکست خوردہ شیر کی طرح کونوں میں دبک کر سو رہے۔ لیکن فاقوں نے آنکھوں کو میٹھی نیند کا لطف نہ لینے دیا اور سب کو جان کے لالے پڑ گئے۔ آخر پنجاب کے دار السلطنت لاہور میں جسے ننگوں کا مائی باپ بھی کہتے ہیں۔ سب جمع ہوئے اور گردنیں ملا کر کانا پھوسیاں کرنے لگے۔ کسی وقت کا دیا آڑے آیا اور مولانا ظفر علی خان نے انہیں مشورہ دیا کہ تم ”مجلس احرار“ کے نام سے ایک انجمن بنا لو اور لاہور ہی میں ڈیرے لگا دو۔ یہ انجمن نہ صرف تمہیں ہی مصروف رکھے گی بلکہ ”مٹی کے منگوں“ کو پُر کرنے کے بھی کام آئے گی۔ یہ بات یاروں دوستوں کی سمجھ میں آ گئی۔ اور سب نے مل کر وہیں مجلس احرار کی بنیاد رکھ دی۔

اس مجلس کو شروع شروع میں تو کساد بازاری کا بہت منہ دیکھنا پڑا۔ آخر میں مولانا ظفر علی کی ان تھک کوششوں نے اسے پروان چڑھا ہی دیا۔ آپ نے ہر سٹیج اور ہر موقعہ پر انجمن متذکرہ کی جا و بے جا تعریف و توصیف کی۔ خداوندان مجلس کی تعریفوں کے پل باندھ دیئے چنانچہ جیسا کہ مشہور ہے کہ بارہ برس کے بعد خدا ”روڑی“ کی سن لیتا ہے اس مجلس کی بھی سنی گئی اور اس کے کرتا دھرتاؤں کی پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں ہو گیا

ادھر مولانا نے ہر سٹیج پر تقریر کرکے ان کی تعریف و توصیف کی ان کے لئے اپیلیں کیں اور آخر کار قوم کو اس انجمن کی امداد کیلئے مجبور کر دیا۔ ادھر خدا کی قدرت دیکھئے جس ظفر علی خاں نے اس انجمن کی داغ بیل ڈالی جس ظفر علی خان نے اسے پروان چڑھایا اور جس ظفر علی خاں کے چھوٹے ٹکڑوں پر اس انجمن کے ارباب بست و کشاد پلتے رہے۔ آج جب ہمیانیاں قومی فنڈوں سے پر ہو رہی ہیں۔ اس ظفر علی کی ان کو ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے کہ کہیں وہ حسابات کے رجسٹر دیکھنے پر مجبور نہ کرے۔ اور ان کے اخراجات پر محاسبہ قائم نہ کر دے۔ خدا کی شان آج ظفر علی خان کی شخصیت ان کی نقرئی سٹیجوں کے لئے موزوں نہیں رہی۔ اور آج زمیندار ان کی خبروں کی اشاعت کے قابل نہیں۔

مجلس احرار اشتہار بازی میں ید طولیٰ رکھتی ہے۔ ہر روز دو ایک پوسٹر شائع کرنا اس کے لئے نہایت معمولی بات ہے ظاہر ہے کہ گرم بازاری کے زمانے میں نشر و اشاعت کا بجٹ غیر معمولی طور پر بڑھ جایا کرتا ہے۔ اس لئے خداوندان مجلس نے سوچا کہ اس پوسٹر بازی سے تو ایک روزنامہ کا اجرا اچھا رہے گا۔ خرچ وہی ہوگا جو پوسٹروں پر ہوا کرتا ہے اور ایک آنہ فی پرچہ نیز اشتہارات کی اجرت مفت میں ہی وصول ہو جایا کریگی چنانچہ محض مجلس احرار کا نام اچھالنے کے لئے ایک روزنامہ کو گانٹھ لیا گیا جس کا مقصد وحید ”مجلس احرار“ ہے۔

کچھ دنوں کا ذکر ہے۔ کہ قادیان کے خلاف جب احرار نے جنگ زرگری شروع کی تو اس روزنامہ نے چار چار کالمی سرخیوں سے۔ قادیانیوں۔ قادیان کے امدادیوں اور امدادیوں کے دوستوں تک کے خلاف زہر اگلا یہاں تک کہ آنریبل ملک فیروز خان نون۔ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین اور اسی قسم کے دیگر مقتدر اصحاب کو محض اس لئے خارج از اسلام اور دشمن اسلامیان قرار دیا گیا۔ کہ آپ چوہدری ظفر اللہ کے خلاف کسی مظاہرے میں حصہ نہ لیتے تھے۔ بلکہ چوہدری صاحب کے اعزاز میں دی گئی۔ پارٹیوں میں شرکت کے جرم عظیم کا بار اپنے کندھوں پر اٹھاتے تھے۔

لیکن زمانے نے بہت جلد رنگ بدلا اور کوئٹے کے پناہ گزینوں کے بہانے جب ”احرار کیمپ“ میں منڈے مسٹنڈے پنجابیوں کو لٹایا گیا تو مجلس احرار نے محسوس کیا۔ کہ اس کیمپ کا معائنہ بعض نہایت مقتدر مسلمانوں سے کرایا جائے تاکہ عوام کو معلوم ہو جائے۔ کہ چندہ دینے کی اصلی جگہ احرار کیمپ ہے۔ چنانچہ ملک فیروز خان صاحب نون ایسے ”راندۂ درگاہ احرار“ کو معائنے کے لئے بلایا گیا۔ نیز آپ اور آپ ایسی دیگر ہستیوں سے سرٹیفکیٹ حاصل کرکے اسی اخبار میں نمایاں طور پر شائع کر دیے گئے۔ کل تک جو اسلام کے بدترین دشمن سمجھے جاتے تھے۔ آج انہیں مطلب براری کے لئے بزرگ ترین ہستیاں قرار دیا گیا۔ اور ان کے عطا کیے ہوئے سرٹیفکیٹ گلے کے تعویذ بنا کر رکھے گئے ہیں۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

یہ اخبار تو ”ایمانًا“ مجبور ہے کہ اس انجمن کی خبریں نمایاں طور پر شائع کرے اور کوئٹے کے دس زخمیوں کی بجائے کیمپ میں تین سو کی موجودگی تحریر کرے۔ خواہ بقیہ چارپائیوں پر والنٹیروں ہی کو لٹا رکھا ہو۔ لیکن ہمیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ لاہور کا ایک مسلم روزنامہ جو آج سے چند یوم قبل عطاء اللہ شاہ بخاری کو۔ بخار اللہ شاہ عطائی اور قومی بھانڈ کے لقب سے ملقب کیا کرتا تھا۔ آج اپنے تمام کے تمام صفحے احرار ہی کی تعریف و توصیف میں صرف کر دیتا ہے۔ شاید اس لئے کہ مولانا ظفر علی خان آج احرار کی اسٹیج پر نہیں آتے بہر حال ؎

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

ایسوسی ایٹڈ پریس نے امرتسر سے ایک اطلاع بھیجی ہے۔ کہ مجلس احرار کے ایک کارکن نے کوشش کی کہ پناہ گزینوں کے سرکاری کیمپ سے دو مسلم یتیم بچے زبردستی اٹھا لے جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ کوئٹے کے پناہ گزین بچوں ہی کو اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ورنہ ہمیں تو یہاں تک اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ پنجاب کے مختلف اضلاع کے اچھے خاصے مسٹنڈوں کو چارپائیوں پر لٹا کر مریض ظاہر کیا جا رہا ہے۔ تاکہ چندہ جمع ہو سکے اور ان لوگوں کو اس کے صلے میں دونوں وقت ”نان گوشت“ اور دوپہر کو لسی یا شربت مل جاتا ہے۔

شہر پشاور میں خدا کے غضب کی آگ بھڑک اُٹھی

جب کوئٹہ زلزلہ سے تباہ ہوا۔ تو شہر پشاور میں خود بخود لوگوں کے قلوب میں یہ احساس پایا گیا۔ کہ کوئٹہ کے بعد پشاور خُدا کے غضب کا نشانہ بننے والا ہے۔ اہلِ پشاور نے خیرات کرنے اور اذانیں دینے پر زور دیا۔ مگر خیرات کا طریق یہ تھا۔ کہ خیرات جمع کرنے والے کچھ رقوم تو ہضم کر گئے۔ اور کچھ روپیہ کا پلاؤ پکا کر خود ہی کھا لیا۔ نہ کوئٹہ کے مصیبت زدوں کو کچھ دیا۔ نہ اُن کے زخموں کی مرہم پٹی کے کام آیا۔ البتہ براہ راست ٹولیاں بن بن کر اور ننگے پہاڑ پھاڑ کر اذانیں دیتے رہے۔ تاکہ خدا تعالےٰ زلزلہ یا کوئی اور آفت نازل نہ کرے۔ مگر خدا تعالےٰ تو لوگوں کے اخلاق اور اعمال کی خرابی پر اور ظلم و اعتدا پر نظر رکھتا ہے نہ یہ کہ لوگوں کے وقتی شور و غل یا خیرات بے معنی کی پرواہ کرتا ہے؟

آخر کار خدا کا غضب بصورت آتش نمودار ہوا۔ اور شہر پشاور کا ایک بڑا رقبہ جس میں چوک ناصر خاں محلہ خداداد اور منڈی بیری شامل ہیں۔ جل کر راکھ ہو گیا۔ اس رقبہ میں دیار اور چیڑ کی لکڑی کی جو عمارات کے کام آتی ہیں۔ کثرت سے منڈیاں تھیں۔ اور مجلس خلافت کا دفتر بھی اسی مقام پر تھا۔ چند سال ہوئے۔ کہ جماعت احمدیہ نے منڈی بیری کے میدان میں دفتر خلافت مجلس خلافت کے سامنے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ کرنا چاہا۔ تو مجلس خلافت کے چند غنڈوں نے ہمارے جلسہ میں پتھر برسائے۔ لیمپ توڑ ڈالے۔ سامان درہم برہم کر دیا۔ اور چند گدھے اور کتے جلسہ گاہ میں لا کر چھوڑ دیئے۔ اس اعتداکی ان لوگوں کو پہلی سزا تو یہ ملی۔ کہ اپریل ۱۹۳۰ء کو پشاور میں جو گولی چلی۔ اس سے ہلاک ہونے والے مردوں کے واسطے وہی میدان تجویز ہوا۔ جہاں احمدیوں پر پتھر برسائے تھے۔ خدا تعالےٰ نے ان کو بتایا۔ کہ تم نے یہاں احمدیوں پر بجرم جلسہ سیرت النبی پتھر برسائے تھے۔ ہم نے تمہارے بھائیوں پر گولیاں برسا کر ان کی نعشوں کا اسی مقام پر ڈھیر لگا دیا۔ جن کو بعد میں کفن تک نصیب نہ ہوا۔ نہ کسی نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ مگر اس عبرتناک واقعہ سے ان لوگوں کو کوئی سبق حاصل نہ ہوا۔

دوسری سزا زلزلۂ کوئٹہ تھا۔ جس میں بڑے بڑے معزز دولت مند اور ذی وجاہت اہلِ پشاور نہ صرف دولت اور جائیداد سے محروم ہو گئے۔ بلکہ اکثر تمام کے تمام خاندان ہلاک ہو گئے۔ خان بہادر نواب سر شمس شاہ سابق وزیر اعظم قلات ان میں سے ایک تھا۔ اور بھی کئی لوگ ہلاک ہوئے۔

تیسری سزا اس لئے ہوئی۔ کہ ہماری جماعت کے ایک ناکردہ گناہ شخص پر پہلے احراریوں نے دیدہ دانستہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا بہتان باندھا۔ اور باوجود حلفیہ تردیدات احرار نے نہ صرف لوگوں کو مشتعل کیا۔ بلکہ ایک احراری سے قاتلانہ حملہ کرا دیا۔ مگر خدائے عادل و رحیم نے بیگناہ شخص کو معجزانہ طاقت دی اور حملہ آور کو موقعہ پر مع اسلحہ اور کارتوس گرفتار کرا دیا۔ احرار نے پھر جھوٹ پر کمر باندھی۔ کبھی حملہ آور کو احمدی بتایا کبھی کسی دوسرے گروہ سے منسوب کیا۔ آخر خدا کا غضب بھڑکا۔ اور ۲۱ جون کو بعد نمازِ جمعہ ۲½ بجے ان کے چوک ناصر خان میں آگ کا ظہور ہوا۔ آگ کیا تھی۔ خدا کا غضب تھا۔ لاکھوں روپے کے اموال اور جائیدادیں تباہ ہو گئی ہیں۔ باشندگان سخت بدحواس ہو گئے۔ کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ جہاں آگ کا ظہور ہوا۔ یہی مقام جماعت احمدیہ کے مخالفین کا مرکز تھا۔ خدا تعالےٰ اہلِ پشاور کو چشم عبرت بخشے۔ تا وہ اب بھی اپنی اصلاح کریں اور خدام اسلام کو دکھ دینے سے باز آئیں۔ ورنہ ہمارے خدا کے پاس اس سے بھی بڑھ کر سزائیں ہیں:۔ (رپورٹ از پشاور)

سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں احرار کی شرارتیں

جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے ۱۲ جون ۱۹۳۵ء کو ایک جلسہ کا اعلان کیا۔ جب احراریوں نے ہماری منادی سُنی۔ تو انہوں نے مقررہ جگہ پر جو کہ محلہ اسلام آباد میں ہے۔ قبضہ کر لیا۔ اور اپنا سٹیج لگا کر جلسے کا اعلان کرا دیا۔ ہم نے اس جگہ کے قریب ہی اپنا انتظام کر لیا۔ مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل۔ مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل۔ چودھری نذیر احمد صاحب مولوی فاضل کی تقاریر ہوئیں۔ دوران تقاریر میں احراری مولویوں اور دوسرے احراریوں نے جن اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ وہ انہیں کا حصہ ہے۔ ہنسی اور ٹھٹھا کا کوئی پہلو نہیں تھا۔ جو ان نام نہاد "حاملانِ شریعت غرّا" نے اختیار نہ کیا۔ انہوں نے پتھر بھی مارے ایک احمدی دوست زخمی ہوئے۔ احراری غنڈوں نے جلسہ کو ناکام بنانے کے لئے ناپاک ترین اور ذلیل ترین ذرائع استعمال کئے۔ مگر خدا کے فضل و رحم سے ان کی کوششوں سے ہمارے عزائم میں اضمحلال نہ آیا۔ اور ہمارا جلسہ کامیاب ہوا۔ (خلیل احمد)

جمّوں کے حالات

آجکل جموں میں مسلمانوں کی دو پارٹیاں ہیں۔ ایک چودھری غلام عباس صاحب ممبر مسلم کانفرنس کی۔ اور دوسری ساغر پارٹی جس کا تعلق مجلس احرار کے ساتھ ہے۔ چودھری صاحب کے زیر قیادت ایک سیرت کمیٹی قائم ہوئی تھی۔ جس کے صدر سید غلام حیدر شاہ صاحب امام مسجد اور مولوی محمد حسین صاحب امام مسجد سکرٹری مقرر ہوئے۔ یہ کمیٹی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانے کے لئے قائم ہوئی تھی۔

اس کے مقابل میں ساغر پارٹی نے نماز کمیٹی قائم کی۔ جس کی غرض یہ تھی۔ کہ پارٹی بازی کرا کے چودھری صاحب کے وقار کو گھٹایا جائے۔ اس کمیٹی نے جموں کے آئمہ صاحبان کو دعوت دی۔ کہ وہ ۱۳ جون ۱۹۳۵ء کو بوقت شب جامع مسجد میں مع مقتدیوں کے تشریف لائیں۔ لیکن وہاں صرف پچاس کے قریب لوگ جمع ہوئے۔ اور سوائے ختم پڑھنے کے اور کوئی خاص بات نہ ہوئی۔

۱۴ جون صبح مسلم ہال میں لوگ جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو گئے۔ وہاں سے جلوس نکلا۔ راستہ میں احراریوں کی ایک ٹولی جس میں ساغر صاحب بھی تھے۔ شامل ہو گئی۔ چودھری صاحب کی پارٹی اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ اور نعرۂ رسالت لگاتی رہی۔ اور نظمیں و نعتیں پڑھتی رہی لیکن احراری ٹولی۔ مرزائی مردہ باد مجلس احرار زندہ باد۔ باباڈنڈے والا (یعنی سید عطاء اللہ شاہ صاحب) زندہ باد کے نعرے لگاتی رہی۔ اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف نظمیں پڑھتی رہی۔ جس وقت جلوس راقم کی دوکان پر پہونچا۔ تو ہم نے جلوس میں سے جو سنجیدہ اور لکھے پڑھے آدمی تھے ان کو ٹریکٹ "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" تقسیم کیا۔ اس کا ان پر بڑا اچھا اثر ہوا:۔ (خاکسار غلام محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ جموں)

سب انسپکٹر صاحب تھانہ مکیریاں کا شکریہ

۱۷ جون جھنگی ماہی شاہ ضلع ہوشیارپور میں میلہ کے موقعہ پر عیسائیوں نے اپنا کیمپ لگایا ہوا تھا۔ انکے چیلنج کو مولوی محمد اعظم صاحب احمدی نے قبول کیا۔ اور باہمی گفتگو شروع ہوئی۔ جس نے مناظرہ کا رنگ اختیار کر لیا۔ آخر پادری میلا رام صاحب سادھو نے عام مسلمانوں کو بھڑکانا شروع کر دیا۔ جاہل مسلمان اس کے جھانسے میں آکر قریب تھا۔ کہ احمدیوں کو تکلیف دیتے کہ شیخ عبدالرؤف صاحب تھانیدار تھانہ مکیریاں جو اس موقعہ پر موجود تھے۔ بنفس نفیس تشریف لے آئے۔ اور امن قائم کر دیا۔ لیکن جب انہوں نے...

باجلاس جناب افسر مال

صاحب بہادر ضلع فیروز پور

نواب محمد شاہ نواز خان والئے ممدوٹ سٹیٹ ساکن جلال آباد

بنام

پرومن سنگھ و بلبیر سنگھ و ہیرا سنگھ پسران مہر سنگھ قوم جٹ سکنائے باہمنی والا تحصیل مکتسر

دعویٰ بقایا لگان

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم مسمیان پرومن سنگھ و بلبیر سنگھ و ہیرا سنگھ پسران مہر سنگھ ساکنان باہمنی والا تحصیل مکتسر دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش رہتے ہیں۔ لہذا ان کے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکوران بتقرر ۳۰؍ ۷ کو بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جواب دہی مقدمہ کی نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۱ ماہ جون ۱۹۳۵ء بدستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

The Star Hosiery Works Ltd., Qadian.

بہترین ہندوستانی ساخت کی جرابیں استعمال کریں

ہمارے "اُونٹ مارکہ" تجارتی نشان کی ہر قسم کی سادہ اور فینسی مختلف قیمتوں کی جرابیں اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس سے طلب کریں۔ ہمارا تیار کردہ مال آپ کو ہر لحاظ سے اطمینان دیگا۔

دوکانداروں کو

معقول کمیشن پر ان کے شہر کے ریلوے سٹیشن پر مال سپلائی کیا جاتا ہے۔ تفصیلات کے لئے کمپنی سے خط وکتابت کریں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

تخفیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بموجب کہ دواؤں کی قیمت کم ہونی چاہیئے۔ ہم نے عرق نور کی قیمت ۱۲/ فی شیشی یا پیکٹ ۱۴/ کی بجائے ۱۲/ کر دی ہے۔

تاکہ ضرورت مند احباب آسانی سے فائدہ اٹھا سکیں اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر۔ یا معدہ۔ یرقان۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ دائمی قبض پرانا بخار۔ یا کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہے۔ تو عرق نور مجرب المجرب ثابت ہوگا۔

موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو روکتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔

عورتوں کی پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے بانجھ پن۔ اٹھرا کے لئے لاجواب دوا ہے۔ ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بناتا ہے۔ فہرست مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہان میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کار آمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی
قادیان پنجاب

خطبات محمود

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ان پر معارف خطبات کا مجموعہ جو حضور نے جون ۱۹۱۴ء سے اخیر دسمبر ۱۹۱۴ء تک بیان فرمائے۔ قیمت دس آنے فی جلد معہ محصول ڈاک۔

ایک کاپی کے خریدار ایک آنہ والی دس ٹکٹیں لفافہ میں بھیج دیں۔ وی پی نہ کیا جائے گا۔ نیز ہماری معرفت ہر قسم کی لکھائی چھپائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے

محمد شفیع احمدی مالک نور اینڈ کمپنی
کٹڑہ جمیل سنگھ امرتسر

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں دستے۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲/ صرف

مینجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پشاور ۲۴ر جون۔ آتشزدگی کی وجہ سے نقصان کا اندازہ پچاس لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔ تقریباً اڑھائی ہزار مکانات جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ جلے ہوئے مکانوں کے نیچے دفن شدہ اشیاء کی پولیس زبردست حفاظت کر رہی ہے۔ میونسپلٹی سے ایک پبلک جلسہ میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ آسان شرائط پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ مصیبت زدگان کو قرض دے۔ اور جن لوگوں کو بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے۔ انہیں مکان تعمیر کرا کر دے۔ میونسپلٹی کی طرف سے مفت رہائش اور کھانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ وائسرائے ہند نے گورنر صوبہ سرحد کو ہمدردی کا پیغام ارسال کیا ہے۔

شکارپور ۲۴ر جون۔ صدر کانگریس کی طرف سے وائسرائے کو تار بھجوایا گیا ہے کہ کوئٹہ میں یکم جولائی کو ایک وفد کی باریابی منظور کی جائے۔ جو بعض کانگریسی ارکان اور ممبران اسمبلی پر مشتمل ہوگا۔ یہ وفد فوری کھدائی اور کوئٹہ میں بلا رکاوٹ داخلہ پر زور دیگا۔

لاہور ۲۴ر جون۔ پولیس کی طرف سے اخبارات کے نام ایک نوٹ ارسال کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے آپ کو زلزلہ کوئٹہ کا شکار ظاہر کر کے سادہ لوح لوگوں کو لوٹ رہے ہیں۔ اس لئے ہر شخص جو امداد دینا چاہے۔ اسے دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ مانگنے والا شخص واقعی زلزلہ زدہ ہے۔ یا محض ٹھگ ؂

کلکتہ ۲۴ر جون۔ مسٹر سرت چندر بوس کو جو ۱۸۱۸ء کے ریگولیشن نمبر ۳ کے ماتحت کرسیونگ میں نظر بند ہیں۔ ان کی والدہ کی سخت علالت کے باعث دو ہفتہ کی رخصت دی گئی ہے۔

جنیوا ۲۴ر جون۔ کورٹ آف انٹرنیشنل جسٹس ہیگ میں جاپانی نمائندہ کی وفات سے جو نشست خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے حکومتِ ہند نے سر تیج بہادر سپرو کو نامزد کیا ہے۔ سر سپرو نے یہ نامزدگی منظور کر لی ہے۔

بمبئی ۲۴ر جون۔ مولانا شوکت علی صاحب کو پولیس کمشنر سندھ کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ سندھ میں داخل نہ ہوں۔ اور ہر ایسی کارروائی سے احتراز کریں۔ جس سے کراچی میں گولی چلنے کے واقعہ کے متعلق تحقیقات کی تجویز کی تائید ہوتی ہو۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تحقیقاتی کمیٹی کے دوسرے ارکان نواب اسماعیل خانصاحب اور راجہ غضنفر علی خان کو بھی اسی قسم کے نوٹس دیئے جائینگے۔

امرتسر ۲۴ر جون۔ احراریوں نے ریاست مالیر کوٹلہ میں فتنہ انگیزی کے لئے وہاں ایک جلسہ کا اعلان کر دیا تھا۔ اور بتعداد کثیر حدود ریاست میں داخل ہو رہے تھے۔ کہ حکامِ ریاست نے نقضِ امن کے اندیشہ سے شہر میں انگریزی علاقہ کے مسلمانوں کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ احرار کی لوٹ مار سے بچنے کے لئے ہندوؤں نے ہڑتال کر دی ہے۔

لاہور ۲۴ر جون۔ میونسپلٹی کے بیس ممبروں نے صدر سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ۲۵ر جون سے قبل ایک اجلاس طلب کیا جائے اور اس میں صدر کے رویہ کے خلاف ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن صاحبِ صدر نے لکھا ہے۔ کہ جب تک دو تہائی ممبر رضامند نہ ہوں۔ ایسا ریزولیوشن پیش نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا میں اس کی منظوری نہیں دیتا۔

دہلی ۲۴ر جون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اس امر پر پریشانی کا اظہار کیا گیا کہ انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ پر دار العوام نے ایسی ترمیم پیش کی ہے۔ جو کمیونل ایوارڈ کی موجودہ حالت کو سخت خطرے میں ڈال رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ جداگانہ انتخاب بھی سخت خطرہ میں ہے۔ اور اس کو منسوخ کرنے کے لئے وائسرائے ہند کی خدمت میں ایک وفد بھیجنے کی تجویز کی گئی ؂

لنڈن (بذریعہ ڈاک) چینی سفیر متعین لنڈن نے سر سیموئل ہور وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور کہا۔ کہ حکومتِ چین جاپان کی زیادتیوں کے خلاف لیگ آف نیشنز میں اپیل کرنا چاہتی ہے۔ ہم جاپان کو زیادہ سے زیادہ مراعات دے چکے ہیں لیکن اس کی حرص بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اور ہم اس سے کچھ بھی زیادہ دینے کو تیار نہیں ہیں۔

کلکتہ ۲۴ر جون۔ ایک مسلمان کو جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک مشہور کمیونسٹ ہے۔ بمبئی سے کلکتہ لایا جا رہا تھا۔ کہ وہ دو کانسٹیبلوں کی حراست سے بھاگ گیا۔ اسے باغیانہ تقریریں کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

دہلی ۲۴ر جون۔ شدی پور میں مدتوں سے ایک سادھو مقیم تھا۔ اس کی موت پر ہندو اُسے دفن کر کے سمادھ بنانا چاہتے تھے۔ لیکن مسلمان اس پر معترض تھے۔ پولیس بروقت پہونچ گئی۔ اور حالات پر قابو پا لیا۔ لاش ہندوؤں کے حوالہ کر دی گئی۔ لیکن وہاں سے کسی دوسرے مقام پر لے جانے کا حکم دے دیا گیا۔

لاہور ۲۴ر جون۔ لنڈے بازار میں ایک گوردوارہ میں جو ہائیکورٹ کے فیصلے کے مطابق سکھوں کے قبضہ میں ہے ایک مسلم فقیر کی قبر بھی ہے۔ پرسوں افواہ مشہور ہوئی۔ کہ سکھوں نے اُسے گرا دیا ہے۔ اس پر مسلمان کثیر تعداد میں وہاں پہونچ گئے۔ اور مزار پر قبضہ دلائے جانے کا مطالبہ کیا۔ سکھ ان مطالبات کو ماننے کے لئے بالکل تیار نہ تھے۔ اور اس وجہ سے فساد کا سخت خطرہ تھا۔ لیکن سٹی مجسٹریٹ صاحب نے آ کر صورت حالات پر قابو پا لیا

استنبول (بذریعہ ڈاک) پریس کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے حکومت نے اخبارات کا مطالعہ ضروری قرار دے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔ کہ سرکاری طور پر ہر ضلع میں اخبار جاری کر دیا جائے ؂

روم ۲۳ر جون۔ عدیس ابابا (ابی سینیا) میں ایک سینما کے باہر سفارت خانہ اٹلی کی موٹر کے جھنڈا کو پھاڑ دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق حکومتِ حبش نے حکومتِ اٹلی سے معافی مانگ لی ہے۔ جس سے حکومتِ اٹلی مطمئن ہو گئی ہے۔ اور یہ دیکھ رہی ہے۔ کہ ملزم کو اس کی اپنی حکومت کی طرف سے کیا سزا دی جاتی ہے۔

مدورا ۲۴ر جون۔ کانگریسی لیڈر مسٹر ستیہ مورتی ایم۔ ایل۔ اے۔ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگرچہ اسمبلی کے ۱۴۴ ممبروں میں سے ہماری تعداد صرف ۴۴ تھی۔ مگر ہم نے ۲۸ بار حکومت کو شکست دی۔ آپ نے کہا۔ کہ کانگریس گورنمنٹ سے دو بدو ہونے کے لئے بیتاب ہے ؂

کراچی ۲۴ر جون۔ گذشتہ تحریک سول نافرمانی کے ایام میں کانگریس کا جو سیشن کراچی میں منعقد ہوا۔ اس کی مجلس استقبالیہ کا ۳۵۰۰ روپیہ حکومت نے بنک سے ضبط کر لیا تھا۔ پراونشل صدر نے حکومت کو نوٹس دیا ہے۔ کہ چونکہ یہ مجلس خلافِ قانون قرار نہیں دی گئی تھی۔ اس لئے یہ روپیہ واپس دیا جائے۔ ورنہ عدالت میں دعوے دائر کر دیا جائے گا ؂

برلن ۲۳ر جون۔ بون یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے جب اُسے ایک کمیشن کا ممبر مقرر کیا گیا تھا۔ غیر مشروط طور پر ہٹلر کی وفاداری کا حلف اٹھانے سے انکار کر دیا اس پر انضباطی عدالت نے اس کی تنخواہ میں تخفیف کر دی تھی۔ اور اب وزیر تعلیم نے اسے ریٹائر کر دیا ہے۔ پروفیسر نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ مجھے ہر ہٹلر کی وفاداری پر حلف لینے پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن ہٹلر سے قبل اپنے خدا کا فرض ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

مکہ معظمہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے وہاں ایک فوجی درسگاہ قائم کی ہے اور ملک میں اعلان کر دیا ہے۔ کہ ۱۵ سال کی عمر کے ہر لڑکے کیلئے فوجی تربیت لازمی ہے اس قانون کی خلاف ورزی کرنیوالے کیلئے سخت سزا تجویز کی گئی ہے۔ ایک ترک جرنیل خالد بے کو اس ...

(خلیل الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)